Al-Azhār

Volume 7, Issue 1 (Jan-June, 2021)

ISSN (Print): 2519-6707

Issue: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/49

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/49

Article DOI: https://doi.org/ 10.46896/alazhr.v7i01.54

Title Bayazid Ansari's Mystical Thoughts and Roshanites movement: A Research and Analytical Study

Author (s): Dr. Zainab Amin and Inam Ur Rehman, Zishan Ahmad

Received on: 29 June, 2020

Accepted on: 29 May, 2021

Published on: 25 June, 2021

Citation: Dr. Zainab Amin and Inam Ur Rehman, Zishan Ahmad ,"Construction: Bayazid Ansari's Mystical Thoughts and Roshanites movement: A Research and Analytical Study," Al-Azhār: 7 no, 1 (2021): 137-157

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

بایزید انصاری کے صوفیانہ افکار اور ان کی تحریکِ روشنیہ: ایک تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Bayazid Ansari's Mystical Thoughts and Roshanites movement: A Research and Analytical Study

*ڈاکٹر زینب امین

**انعام الرحمٰن

***ذیشان احمد

Absract

In the mid-16th century, Bayazid Ansari started a unique movement of Roshanites the border land of Afghanistan. The nature of the movement was directly influenced by the personality of Bayazid Ansari. He was considered a mysterious figure in Pakhtun history in terms of his religious thought and practice. Initially his struggle was to find Pir Kamil but he failed, but later, he himself declared Pir Roshan or Pir Kamil. He established a mystical commandment for the purpose of enlightening the people from the traditional way of thinking. Bayazid Ansari presented his ideas on a land where people were divided into tribes and lived according to their tribal customs and traditions. Many tribes came under the influence of Bayazid and declared him Pir Roshan but the majority of the opponents was Pakhtun tribes who were under the influence of Pir Baba and Akhund Darweza. They considered Bayazid to be a Pir Tariq because they considered Bayazid's teaching and preaching to be unlawful. The following article analyzes the main reasons why Bayazid Ansari and his followers called themselves Pir Roshan and their opponents called them Pir Tariq. And along with mystical thought, it was also the political, social and religious thought of the sixteenth century. What were the effects of Bayazid's mystical thought? And what was the purpose of the Enlightenment movement?

KeyWoards: *Bayazid Ansari's Mystical Thoughts and Roshanites movement: A Research and Analytical Study*

---

* اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، شہید بینظر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور

** ایم فل ریسرچ سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، یونیورسٹی آف پشاور

*** پی ایچ ڈی اسکالر، قرطبہ یونیورسٹی سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پشاور

تعارف

سولہویں صدی کے وسط میں بایزید انصاری نے افغانستان کے سرحدی زمینی علاقے پر روشنیوں کی ایک انوکھی تحریک شروع کی تھی۔ بایزید انصاری کی شخصیت سے تحریک کی نوعیت براہ راست متاثر ہوئی۔ وہ اپنی مذہبی فکر اور عمل کی اصطلاح میں پختون تاریخ میں ایک پراسرار شخصیت سمجھے جاتے تھے۔ ابتدا میں ان کی جدوجہد پیر کامل کو تلاش کرنا تھی لیکن وہ ناکام رہے، لیکن بعد میں، انہوں نے خود پیر روشن یا پیر کامل کا اعلان کرنے کے لئے اپنا ایک صوفیانہ حکم قائم کیا، اور جس کا مقصد لوگوں کو روایتی فکر سے روشن خیالی کی راہ پر لانا تھا۔ بایزید انصاری نے اپنے خیالات ایسی سرزمین پر پیش کیے جہاں لوگ قبائل میں بٹے ہوئے تھے اور اپنے قبائلی رواج اور روایات کے مطابق رہتے تھے۔ بہت سے قبائل بایزید کے زیر اثر آئے اور انہیں پیر روشن قرار دیا لیکن مخالفین میں بھی پختون قبائل کی اکثریت تھی جو پیر بابا اور اخوند درویزا کے زیر اثر تھے۔ وہ بایزید کو پیر تاریک کی حیثیت سے سمجھتے تھے کیونکہ ان کے نزدیک بایزید کی تعلیم اور تبلیغ غیر شرعی تھی۔ اور کون سے عوامل تھے جس پر بایزید انصاری اور ان کے حواریوں نے خود کو پیر روشن قرار دیا تھا اور ان کی مخالفین نے انہیں پیر تاریک کہا تھا؟۔ اور صوفیانہ فکر کے ساتھ ساتھ یہ سولہویں صدی کا سیاسی، معاشرتی اور مذہبی فکر بھی تھا۔ بایزید کے صوفیانہ افکار کے کیا اثرات مرتب ہوئے؟ اور روشنائی تحریک کا مقصد کیا تھا؟ زیر نظر مقالہ میں ان سوالات کے جوابات ڈھونڈنے کی کوشش کی ہے۔

اسلوب

بنیادی طور پر یہ تحقیق بیانیہ 'تاریخی و تجزیاتی مطالعہ ہے۔ اور درجہ ذیل عنوانات کے تحت بحث کی گئی ہے:

- بایزید انصاری کا تعارف اور خاندانی پس منظر
- بایزید انصار کے صوفیانہ افکار و تعلیمات
- تحریک روشنیہ

ا۔ بایزید انصاری کا تعارف اور خاندانی پس منظر

ا۔ نام و نسب

نام بازید بن عبد اللہ قاضی بن شیخ محمد ہے اور پیر روشان / روشن اور پیر تاریک کے القاب رکھتے

تھے۔ بایزید اپنے ساتویں جد سراج الدین کے واسطے سے اپنے آپ کو مشہور صحابی حضرت ابو ایوب انصاری کی اولاد میں سے بتاتے تھے۔ اور اس لحاظ سے اپنا نام بازید انصاری لکھا ہے تخلص مسکین رکھتے ہیں1۔ اس کے علاوہ تذکرۃ الانصار میں علی محمد بن گل محمد انصاری نے ان کا چار پانچ پشتوں تک اس طرح نسب نامہ دیا ہوا ہے2۔

بازید کے والدہ اور والد دونوں آپس میں عم زاد تھے۔ اس لحاظ سے دونوں کا ایک ہی نسب تھا3۔ تاہم بایزید انصاری کے نسب کے بارے میں محققین کی مختلف آراء ہیں۔ بعض کے نزدیک اس کا تعلق برکی قبیلے (مر) سے تھا جب کہ بعض ماقبل ذکر کردہ نسب بتاتے ہیں یعنی ان کے نزدیک ان کا تعلق ایوب انصاری کے گھرانے سے تھا۔ صراط التوحید کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ بازید افغانوں کی قوم ارمڑ سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا خاندان انصاری کہلاتا ہے4۔

واضح رہے کہ پختونوں کے برکی قبیلے کے لوگ کنیگرام میں5، جو پاکستان کے وفاقی زیر انتظام قبائلی علاقے شمالی وزیرستان ایجنسی میں واقع ہے، بڑی تعداد میں آباد تھے۔

محمد عبد الشکور نے لکھا ہے کہ اورمر اور برکی یہ وہی لوگ ہیں جو کبھی غزنی کے قریب رہتے تھے۔۔ اور انہوں نے محمود غزنوی کی بڑی خدمات کی تھیں اور کنی گرام میں آباد تھے انہوں نے اس بات کو اس طرح بیان کیا ہے کہ برقیوں کی غزنی سے کنی گرام ہجرت کے تقریباً دو سال بعد بایزید کے دادا عراق سے ہندوستان آئے۔ اور بایزید کا سلسلہ نسب ایوب انصاری کے ساتھ ملتا ہے6۔ اور یہی ترجیحی قول ہے۔

ب۔ خاندانی پس منظر اور پیدائش

بایزید کا خاندان ارباب علم و عرفان کے لیے مشہور تھا، شیخ سراج الدین' ابراہیم دانشمند اور بایزید جو شہباز بابا کے نام سے مشہور تھے اپنے وقت کے جید علماء اور دینی رہنماؤں میں شمار ہوتے تھے۔ بایزید کے والد عبد اللہ کوہستانی' وزیرستان میں معتبر عالم اور قاضی تھے7۔ بایزید کے اپنے ایک قول کے مطابق: "پیر وروشن قاضی عبد اللہ کے بیٹے اور محمد کے پوتے تھے۔ محمد کے بارہ بیٹے تھے' لیکن ان سب میں صرف عبد اللہ اپنے علم و فضل کے باعث خاص شہرت کے مالک تھے"8۔

بایزید کے خاندان کے کچھ لوگ تو یہیں پہاڑی علاقوں میں بس گئے اور ایک شاخ ہندوستان میں آباد ہو گئی خاص طور پر جالندھر میں بایزید کے دادا کا بھائی شیخ ابا بکر رہتے تھے9۔ تجارت ان کا پیشہ تھا۔ عبد اللہ کے والد شیخ محمد گھوڑے وغیرہ لے کر اکثر ہندوستان آیا جایا کرتے اور جالندھر میں اپنے بھائی کے پاس ٹھہرتے۔ شیخ محمد نے اپنے بیٹے کے لئے ابی بکر کی بیٹی کے ہاتھ کی درخواست کی۔ ابی بکر نے اس

شرط پر اس تجویز کو قبول کیا کہ ان کا بیٹا شادی کے بعد مستقل طور پر جالندھر میں ہی رہے گا10۔

ڈاکٹر میر ولی خان نے لکھا ہے کہ عبد اللہ کے اس بیٹے کا نام عبد الرحمن تھا۔ جن کا کچھ عرصہ بعد انتقال ہوا' جن کی صرف ایک بیٹی جو امینہ کے بطن سے چھوڑ گیا۔ قبائلی روایت کے تحت عبد اللہ نے اپنے بھائی کی بیوہ سے نکاح کیا۔ جس کے بطن سے بایزید ۱۵۲۵ء میں جالندھر میں پیدا ہوئے 11۔

حالنامہ میں لکھا ہے کہ میاں بایزید کی ماں کا نام بنین تھا اور بنین کا باپ اور عبد اللہ کا دادا دونوں بھائی تھے اور شہر جالندھر میں سکونت پذیر تھے12' جس کے بطن سے بایزید پیدا ہوئے یہ ۹۳۱ھ کا زمانہ تھا13۔ یہ بابر کے ہندوستان پر حملہ کرنے سے ایک سال پہلے کا وقت تھا۔

اس اثنا میں عبد اللہ کوہستان واپس چلے گئے اور بیوی کو جالندھر میں چھوڑ گئے اور وہیں نان و نفقہ بھیجتے رہے۔ دوسرے سال ہی بابر کے حملے سے افغانوں کے خاندان منتشر ہوگئے' بایزید کے چچا خداداد ان حالات کی وجہ سے جالندھر آئے۔ بایزید کی عمر جب پانچ سال ہو گی کہ مغلوں کے زور سے بچنے کے لیے جالندھر کے خاندان یہاں سے بھاگ کر ترہٹ میں پناہ گزیں ہوئے' بہار میں افغانوں کی قوت باقی تھی۔ انہوں نے جمع ہو کر مغلوں کو ایک مرتبہ پھر شکستہ دی۔ لوگ خداداد کے پاس نذریں بھیجتے تھے کہ ان کی توجہ اور دعا سے یہ فتح نصیب ہوئی ہے۔ اس طرح ان کے گھر کا گزارہ چلتا رہا لیکن مغلوں نے پھر افغانوں کو شکست دی اور خرچ کی تنگی ہوئی آخر خداداد' بایزید اور اس کی امی ایک قافلہ کے ہمراہ بہار سے چل دیئے۔ قنوج پہنچے تو بابر کے داماد نے راستہ روک کر افغانوں کو قتل کیا۔ شیخ خداد نے کہا میں انصاری ہوں اور اپنا شجر نسب دکھایا اس تدبیر سے باقی ماندہ افغان بھی بچ گئے اور یوں اس قافلے کے ہمراہ کونی گرام وزیرستان پہنچ گئے واضح رہے کہ اس وقت بایزید کے عمر سات برس تھی14۔ چونکہ عبد اللہ کی ایک اور بیوی تھی جس سے ایک لڑکا یعقوب اور ایک لڑکی تھی' بایزید کی امی نے کوہستانی ماحول میں اپنے آپ کو اجنبی پایا15۔

میر ولی خان نے لکھا ہے کہ بایزید کی سوتیلی والدہ فاطمہ ان سے نفرت کرتی تھیں۔ اس کی دشمنی اور نفرت اس وقت مزید بڑھ گئی جب اسے پتہ چلا کہ بایزید اس کے بیٹے یعقوب سے زیادہ ذہین ہے16۔ دبستان مذاہب کے مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کے والد عبد اللہ نے بھی بایزید پر کوئی توجہ نہیں دی17۔ عبد اللہ کو بایزید کی ماں سے کوئی رغبت نہ تھی' بالآخر طلاق ہوئی' وہ اپنے خاندان کے پاس واپس چلی گئیں اور بایزید شفقت مادری سے محروم ہوگئے۔ معلوم ہوتا ہے ان مناقشات کا بایزید کے دل پر بڑا اثر ہوا18۔

نہ صرف سوتیلی ماں کا ان سے سلوک برا تھا بلکہ والد کا رویہ بھی ہمدردانہ نہ تھا۔ اور آگے چل کر ان میں اور بایزید میں سخت اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔

ج۔ حصول تعلیم اور ابتدائی زندگی

بایزید کے والد عبداللہ مشہور عالم اور قاضی تھے۔ اس کے پاس بہت سے شاگرد تھے جن میں سے ملا پائندہ بہت ذہین اور اپنے استاد کا خلیفہ تھے۔ عبداللہ کا یہی خیال تھا کہ بایزید لکھ پڑھ کر قاضی اور مفتی بنے اور اپنی خاندانی روایات کو زندہ رکھا۔ چنانچہ وہ بھی اپنے بھائی محمد یعقوب کے ہمراہ ملا پائندہ کے پاس مکتب جانے لگے۔ بایزید نے قرآن ختم کیا' فقہ و مسائل کی کتابیں مثلاً عمدۃ الاسلام اور منیر پڑھیں19۔ لیکن وہ علم معاملات نہیں پڑھنا چاہتے تھے کیونکہ وہ قاضی نہیں بننا چاہتے تھے۔ فقہ کی کتاب قدوری اور لباب الاخبار اپنے باپ سے پڑھیں لیکن ناتمام چھوڑ دیں' عربی زبان کی تعلیم بھی ناقص ہی رہی۔ صرف و نحو ضرور پڑھی ہو گی لیکن صحیح زبان لکھنے پر تسلط نہ ہوا۔ آپ انتہائی ذہین تھے میر ولی خان کے بقول آپ نے بعض تفاسیر اور کتب تصوف کا مطالعہ بھی کیا20۔ بازید کی تعلیم ادھوری رہنے کی بعض وجوہات تھیں جو یہ ہیں:

پہلی وجہ: ادھوری تعلیم رہ جانے کی ایک وجہ انہوں نے خود بیان کی ہے وہ یہ کہ دستور کے مطابق قرآن مجید ختم کرنے پر ملا کو خلعت دیتے تھے۔ اور مدرسے میں بھی شیرینی بانٹتے تھے لیکن عبداللہ نے ایسا کرنے سے انکار کیا۔ بایزید ندامت سے مدرسہ نہ گئے21۔

دوسری وجہ: بایزید ایک ذہین نوجوان لڑکا تھا جو سیکھنے میں دلچسپی رکھتا تھا لیکن اس کی سوتیلی ماں اس کی تعلیم کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کر دیتی تھی۔ جیسے جیسے بایزید بڑا ہوا، اسے احساس ہوا کہ اس برے ماحول میں علم حاصل کرنا مشکل ہے۔ بایزید انصاری اپنی خواہش کے مطابق علم حاصل کرنا چاہتے تھے اور اس سلسلے میں اپنے والد کی ہدایت پر عمل نہیں کرنا چاہتے تھے۔ یعنی وہ روایتی علم کے قائل نہیں تھے22۔

تیسری وجہ: بایزید اپنے والد سے قدوری اور الباب الاخبار کا سبق پڑھا کرتے تھے لیکن جب معلوم ہوا کہ باپ نے جھوٹ کہا ہے تو پڑھنا چھوڑ دیا۔

چوتھی وجہ: بایزید اور اس کے والد کے مابین ہونے والی اس لڑائی نے بایزید کے علم کو حاصل کرنے کے جذبے کو بہت نقصان پہنچایا اور اسی وجہ سے وہ مناسب تعلیم حاصل نہیں کر سکے۔

تاہم اس کے برعکس میر ولی خان محسود کا موقف ہے کہ بایزید انصاری نے اپنے والد اور ملا پائندا سے کافی دینی علم حاصل کیا تھا۔ اخوند درویزا ، بصورت دیگر بایزید کا ایک مضبوط مخالف ، بایزید کی ذہانت کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اپنے غلط عقائد کے باوجود بایزید ایک تیز ذہن رکھنے والا شخص تھا جس کے پاس غیر معمولی ذہانت تھی23۔ یہاں ڈاکٹر میر ولی خان کی اس بات سے اتفاق کرنا پڑے گا کہ باقاعدہ تعلیم مکمل نہ ہونے کے باوجود ان کی تالیفات مقصود المؤمنین اور "خیر البیان" سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں قرآنی مطالب پر کافی عبور تھا وہ آیات قرآنی کو سمجھتے اور بر محل استعمال کرتے ہیں۔

تاہم وہ مطالعہ کیا کرتا تھا اور ان کا یہ مطالعہ ہمیشہ ان علوم تک محدود رہتا جن کا تعلق عبادت الٰہی کے مسائل سے تھا۔ اب وہ صوفیانہ ریاضتوں اور دوسرے مذہبی فرائض کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کرنے اور انہیں پابندی سے بجالانے میں منہمک رہنے لگے' لیکن انہیں ہر طرف سے اپنے راستے میں روکاوٹ اور مزاحمت نظر آئی۔ کیونکہ ان کے والد نہ تو انہیں حج کرنے کی اجازت دیتے نہ کہیں اور جاکر مزید تعلیم حاصل کرنے کی اور نہ اس بات پر رضامند ہوتے کہ وہ کسی پیر کی بیعت کرلیں24۔

ابتدائی زندگی میں یعنی جوانی میں بایزید تجارت وزراعت کے کاموں میں مشغول رہے۔ باپ کے ہمراہ کئی مرتبہ تجارت کے لیے گئے' عبد اللہ کی زمینیں تھیں' بھیڑ بکریاں اور گھوڑے تھے۔ آٹا پیسنے کی چکی تھی' اس لیے بایزید گھر میں بھی کام کی دیکھ بھال کرتے تھے25۔

بایزید کی زندگی ناخوشگوار تھی' ۔ بایزید ذہین اور حساس بھی تھے۔ ایک مرتبہ ان کی سوتیلی ماں فاطمہ نے ان پر چوری کا الزام لگایا۔ ان کو قسم کھاکر اپنی بریت کا یقین دلانا پڑا۔ اس واقعہ سے ان کو بڑا صدمہ ہوا' روز روز کے جھگڑوں سے نجات پانے کے لئے انہوں نے اپنے باپ سے اپنے حصے کا مطالبہ کیا جو وہ نہیں دینا چاہتے تھے۔ چنانچہ گاؤں والوں کی مداخلت سے مال کے پانچ حصے ہوئے اور ایک حصہ بایزید کو ملا جسمیں ایک غلام بھی ان کے حصے میں آیا تاہم عبد اللہ نے عارضی طور پر ان سے لے لیا لیکن بعد میں واپس کرنے سے انکار کردیا اور کہا کہ اس نے واپسی کا وعدہ نہیں کیا تھا اور اپنے داماد عبد الجلیل اور لے پالک بخشی کو گواہ کے طور پر پیش کیا۔ اس بات پر انہیں بڑا دکھ ہوا۔ وہ اپنے باپ سے قدوری اور لباب الاخبار کا سبق پڑھا کرتے تھے لیکن جب معلوم ہوا کہ باب نے جھوٹ کہا ہے تو پڑھنا چھوڑ دیا26۔

د۔ ازدواجی زندگی اور اولاد

حیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ بایزید نے اپنے والد سے جائیداد میں حصہ لیا اور اس نے اپنے لئے گھر بنانے کے بعد اپنے چچا شیخ حسن کی بیٹی بی بی شمسو سے شادی کرلی۔ جن سے آپ کے پانچ بیٹے شیخ عمر، شیخ کمال الدین، شیخ نورالدین، شیخ خیرالدین اور شیخ جلاالدین اور ایک بیٹی کمال خاتون تھے۔ بایزید نے تورے ادی نامی خاتون سے عقد ثانی کیا جن سے شیخ دولت انصاری کی ولادت ہوئی۔ دنی نامی خاتون سے عقد ثالث ہوا جن سے شیخ اللہ داد انصاری کی ولادت ہوئی 27۔

۲۔ بایزید انصار کے صوفیانہ افکار اور تعلیمات

ا۔ صوفیانہ افکار

بایزید بچپن ہی سے روحانیت کی طرف مائل تھے۔ اس لیے اپنے باپ کی دلی خواہش اور اصرار کے باوجود علوم مروجہ کی تکمیل نہ کرسکے، ان کے باپ کا خیال تھا کہ انہیں قاضی بنائے، لیکن بایزید کا ارداہ کچھ اور ہی تھا، ایام طفولیت میں وہ ملا پائندہ اور ملا سلیمان سے ابھی ابتدائی اسباق ہی پڑھنے پائے تھے کہ انہیں مرشد کامل کی تلاش لاحق ہوئی 28۔ انہیں ظاہری عبادات میں ایمان کی چاشنی محسوس نہیں ہوتی تھی، علمائے بے عمل کی رقابتیں، ملا، قاضی اور صوفی کی ریاکاری اور عام مسلمانوں کی باہمی لڑائیاں ان کو مغموم رکھتی تھی۔ وہ چاہتے کہ انہیں ایسا شخص ملے جو انہیں سیدھی اور سچی راہ دکھائے اور ان کے اطمینان قلب کا سبب بنے، اس لیے وہ مرشد کامل کی جستجو میں رہنے لگے 29۔

چنانچہ بازید نے یوں لکھا ہے:" بے پیر کامل حاصل نمی شود و بے شناختن خدائے آدمی را، ہیچ طاعت وعبادت وخیرات وصدقات وحسنات حق تعالی قبول نمی کند اگرچہ ہزار سال عبادت کند"30۔ یعنی اللہ تعالی معرفت کے بغیر کسی بندے کی عبادت قبول نہیں کرے گا خواہ اس کی ہزار سالہ عبادت کیوں نہ ہو۔

عبدالشکور کے بقول اسی جستجو میں بایزد نے ایام جوانی میں قندہار، ہندوستان اور ترکستان سے سمرقند تک کئی سفر کیے اور ہمیشہ مرشد کامل کی ٹوہ میں لگے رہے۔ چنانچہ وہ جہاں بھی جاتے وہاں کے علماء فقراء سے ملا کرتے 31۔ حالنامہ میں آپ کا یہ قول کہ:" من لاشیخ لہ لادین لہ"32۔ یعنی جس کا کوئی پیر کامل نہیں اس کا دین نہیں۔ تاہم تصوف میں نئے طریقوں کا شوق رکھتے ہوئے اسے اپنے معیار کا کوئی رہنما نہیں ملا سوائے اپنے چچا خداداد کے بیٹے شیخ اسماعیل کے 33۔ تاہم بایزد کے والد نہیں چاہتے تھے کہ ان کا بیٹا شیخ اسماعیل کا شاگرد بن جائے جو عبداللہ کے مطابق ان سے کم معلومات رکھتے تھے اور اس کے (بایزید) ایسا کرنے سے عبداللہ کے اثر ورسوخ میں کمی آجائے گی، جو خود بخود عوام میں ان کے وقار کو کم کرسکتی ہے۔ عبداللہ نے بایزد کو ملتان میں شیخ

بہاء الدین زکریا کے پاس بھیجنے کا فیصلہ کیا' لیکن بایزید نے اس بنیاد پر انکار کر دیا کہ اس طرح کے تصورات میں اس کی کوئی توجہ نہیں ہے34۔

بایزید نے لکھا ہے کہ والد نے مجھے شیخ اسماعیل کے پاس جانے کی اجازت نہ دی لیکن میں خود ان کے پاس گیا اور اپنا حال بتایا اور اس سے کہا: " خدا کے لیے توبہ کیے بغیر ہی مجھے کچھ بتاؤ"۔ اس نے کہا: " بے توبہ روا نہیں"۔ میرا دل بڑا غمگین ہوا میں نے بہت سوچا آخر میں نے اپنے دل کو ہی مفتی بنایا۔ دل نے فتویٰ دیا کہ " قرآن کو امام بناؤ"35۔ مزید اس طرح لکھا ہے کہ میں نے دیکھا کہ خواجہ اسماعیل اپنے مریدوں کو کم کھانے کم بولنے اور کم سونے کی تلقین کیا کرتے ہیں' میں نے بھی کم سونا اور سوکھا روکھا کھانا شروع کر دیا۔ اس پر میرے والد عبد اللہ نے کہا: " اب تو جوان ہے خوب کھا جب بوڑھا ہو جائے گا پھر دین کا کام استواری سے کرنا" میں نے کہا: " کیا جانوں' بوڑھا ہوں گا بھی کہ نہیں"۔ آخر میں نے قرآن کو اپنا حکم بنایا قرآن کھولا تو یہ آیت سامنے آئی: "وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جَاهَدَاكَ لِتُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا"36۔ یعنی ہم نے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی وصیت کی ہاں اگر تم پر سختی کریں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک کرے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ ماننا۔ پس میں نے عبد اللہ سے کہہ دیا کہ میں اُس کی بات نہیں مانوں گا37۔

حضرت اخوند درویزہ نے لکھا ہے: " والد نے بایزید کو تحصیل علم کی جانب متوجہ کیا' جسے انہوں نے ایک حد تک حاصل بھی کیا۔ وہ طاعت و عبادت میں بڑی جدوجہد سے کام لیتے اور شریعت کی منہیات سے حتی الامکان بچے رہتے38۔

اگرچہ بایزید انصاری شیخ اسماعیل کا شاگرد نہیں بن سکا لیکن وہ تصوف میں اس کے راستے پر چل پڑا۔ یعنی لوگوں کے ساتھ گھل مل جانے سے گریز کرتے' کم نیند اور ہر وقت اللہ کا ذکر کرنے لگے۔ اور یوں خود ہی اپنا راستہ نکالا۔ بڑی ریاضتیں اور عبادتیں کیں اور کلام الٰہی احادیث نبوی یا ان اقوال پر جو اس زمانے میں مشہور تھے اور احکام شریعت پر غور و حوض کیا او ران خیالات وعقائد کو پیش کیا جن کی اس علاقے کے علماء اور سرداروں نے مخالفت کی۔

بایزید خود لکھتے ہیں: " ان بزرگوار فرمود من مہتر خضر ہتم۔۔۔۔ بیر دستگیر گفت کہ مرا تر توفیقین است اگر من میدانستم کہ تو خضر علیہ السلام ستن من امدہ قدم بوسی نمودہ از تو دعا میخواستم۔۔۔۔ الخ39"۔ میں نے پہلے ہی چلے میں حضرت خضر کو خواب میں دیکھا اور اس سے استدعا کی مجھے اپنا دینی بھائی بنالو' میرے

دل میں شک گزرا کہ شاید یہ خضر نہ ہو لیکن جب وہ میرے ساتھ چلے تو لوگوں نے ان کے پاؤں پکڑ لیے اور کہا کہ ہم خوش نصیب ہیں کہ ہماری ملاقات حضرت خضر سے ہو گئی تب مجھے یقین آگیا۔ ہم ایک چشمے پر پہنچے جہاں دو فرشتے آب حیات پی رہے تھے۔ میں نے حضرت خضر کے ہاتھ سے جی بھر کے پانی پیا۔ اس خواب سے میرا دل خوش ہوا۔

بایزید نے اپنا وقت ضرورت سے زیادہ مراقبہ میں گزارنا شروع کیا اور ایک واقعہ کے بعد انہوں نے خلوت نشینی کا عہد کیا' پانچ سال کے بعد ایک دن (کم یا زیادہ ہو گا کہ) باہر آیا' بقول ان کے اللہ رزاق کہیں نہ کہیں سے گھر والوں اور مہمانوں کے لیے رزق کا سامان مہیا کرتا رہا اور اس دوران اکیس (۲۱) سال ہو گئے لیکن میں نے رزق کے لیے کسی کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلایا40۔

آخر کار بایزید کو غیب سے ریاضت کی دعوت دی گئی اور وہ شریعت' حقیقت' معرفت' قربت' وصلت اور سکونت کے مدارج سے گزر گئے اور بہت سے لوگ ان کے ساتھ مل گئے۔ بایزید کے نزدیک عزت نسب کی وجہ سے نہیں ہوتی بلکہ علم وادب کی وجہ سے ہے کیونکہ "الجنۃ للمطیعین وان کان عبداحبشیاً والنار للعاصین وان کان سیداً قریشا "41۔ یعنی جنت طاعت گزاروں کے لیے ہے' اگرچہ وہ حبشی غلام ہو اور دوزخ نافرمانوں کے لیے ہے اگرچہ قریشی سید ہو۔

آہستہ آہستہ بازید نے مقامی لوگوں میں اپنی صوفیانہ افکار کی تبلیغ شروع کی اور ایک صوفی کے نام سے پہچانے جانے لگے۔ صوفیانہ مراحل سے گزر کر خود کو پیر کامل کے طور پر اعلان کیا۔ بایزید کے شاگردوں نے انہیں کامل سمجھا اور انہیں پوری انسانیت کی رہنمائی کے لیے بھیجا جانے والا روحانی رہنماء مانا۔ ان کے پیروکاروں کے نزدیک ان کا نفس پاکیزہ اور روشن تھا لہذا انہوں نے بایزید کو "پیر روخان" یعنی روشن روحانی رہنما کہا۔ بایزید کے مطابق ان تصوف کے سلوک میں آٹھویں مرحلے میں ایک شخص مسکین کے درجے پر پہنچ کر پیر کامل ہوتا ہے۔ اس کے اور اس کے پیروکاروں کے مطابق اس وقت واحد مسکین خود بایزید تھا جس کی وجہ سے وہ ہر ایک اطاعت کا حقدار تھا42۔

بایزید کو اپنے اعتقادات پر یقین تھا وہ بے باکی سے لوگوں کو معرفت حق کی ترغیب دینے لگے وہ عام مسلمانوں کو بے عمل' بے دین اور منافق کہتے تھے جس سے قبائل کے سرداروں اور ائمہ وعلماء میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔ لوگ عبد اللہ کے پاس جا کر بایزید کے خلاف شکایت کرتے کہ اس کو روکے تا کہ وہ دوسروں کو منافق و بے دین نہ کہے۔ بایزید نے باپ سے کہا میرے اعمال پر نگاہ کرو اگر میں قرآن واحادیث کے خلاف عمل

کروں تو مجھے روکو"43۔ بایزید تر ذکر خفی میں مشغول رہتا تھا باب نے ذکر خفی کے بارے میں قرآن وحدیث سے دلائل پوچھے بایزید نے قرآن وحدیث سے یہ استدلال کیا:" قال افضل الذکر ذکر الخفي وافضل الرزق مایکفي قال اللہ:" اذکر ربک..... بالغدو والاصال ولا تکن من الغافلین " الآیۃ الاعراف ۲۰۵"44۔ یعنی فرمایا ہے کہ بہترین ذکر' ذکر خفی ہے اور بہترین رزق وہ ہے جو کافی ہو جائے۔ اللہ تعالی نے فرمایا کہ صبح اور شام اپنے رب کو یاد کرا اور غفلت کرنے والوں میں سے نہ ہو۔ اس پر باپ خاموش ہو گیا۔

بایزید قاضی 'ملا اور مفتی کو مخاطب کر کے کہتا:" تم دین کے کاموں سے دنیا حاصل کرتے ہو:" ومن طلب الدنیا بعمل الاخرۃ فمالہ في الاخرۃ من نصیب "۔ وہ لوگوں سے کہتے تم کیسے مسلمان ہو جو باہمی جنگ وجدل میں مصروف رہتے ہو اور اللہ کے احکام پر عمل نہیں کرتے۔ اور انہوں قرآن وحدیث سے اس کا استدلال پیش کیا45۔

بایزید کے بقول ان پر الہام ہوتا تھا انہوں نے لکھا ہے:" الالھام نوریںزل في القلب یعرف بہ حقیقۃ الاشیاء"46۔ یعنی الہام ایک نور ہے جو دل میں نازل ہوتا ہے اور جس کے ذریعہ چیزوں کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

بایزید انصاری ان ہی صوفیانہ افکار کی وجہ سے روشن کے نام سے جانے جاتے ' جس کا تذکرہ انہوں نے اپنی کتاب صراط توحید میں کیا ہے۔ ان کے بقول ، لوگوں کو مختلف قسم کے اندھیروں سے نجات مل سکے گی اور اگر وہ اس کتاب کو پڑھ کر اس پر عمل کریں گے تو وہ روشن ہوجائیں گے۔

بایزید کے مطابق یہ تصورات تھے:

۱۔ کفر کی تاریکی سے لے کر ایمان کی روشنی تک.....

۲۔ شرک کی تاریکی سے توحید کی روشنی تک ......

۳۔ بدعت کے اندھیرے سے لے کر سنت کی روشنی تک ....

۴۔ مذہبی تقسیم کے اندھیرے سے اسلامی اتحاد کی روشنی تک47۔

دبستان مذاہب کے مؤلف نے لکھا ہے:

" حضرت میاں روشن یعنی بابزید بیجد نیکو کار تھے بقول ان کے آپ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالی کسی بندے کے لیے بھلائی چاہتا ہے تو اس کے لیے اس کے نفس کو واعظ اور اس کے قلب کو جھڑکنے والا بنا دیتا ہے جو اس کو

برائی سے باز رکھتا ہے۔ میاں روشن یعنی بایزید نے علماء سے پوچھا کہ کلمہ شہادت کس طرح پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا اشہد ان الا الہ الا اللہ یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود پرستش کے لائق لیکن اللہ تعالی۔ میاں بایزید نے کہا اگر کوئی شخص اللہ تعالی سے آگاہ نہیں ہے اور کہتا ہے کہ میں آگاہ ہوں تو وہ جھوٹا ہے: "بانہ من لا یری اللہ لایعرف اللہ " یعنی اس لیے کہ جو شخص اللہ تعالی کو نہیں دیکھتا وہ اس کو نہیں جانتا48۔

بایزید شریعت کی پابندی کرنے پر بہت زیادہ زور دیتے اور شرعی احکام کی پابندی کو طریقت کے لیے زینہ ٹھہراتے ہیں: "وتارک شریعت پلید گو وپلید عمل باشد"49۔ عذاب قبر' صراط' میزان' شفاعت' جنت' دوزخ' دیدار الہی' قیامت اور حشر نشر کے بارے میں وہی انداز بیان اختیار کرتے ہیں جو عام طور پر دوسرے علماء کے ہاں مروج ہے۔ البتہ اس ضمن میں یعنی صوفیانہ افکار میں وہ اپنے آپ کو پیر کامل اور دوسروں کو ناقص کہتے ہیں اور اس بات پر خاص طور پر زور دیتے ہیں کہ جس طرح علوم ظاہری استاد سے سیکھے جاتے ہیں' اسی طرح باطنی علوم بھی پیر کامل سے حاصل کیے جائیں50۔ اس میں اس حد تک غلو کرجاتے ہیں کہ ان کے نزدیک تمام لوگ شرک میں مبتلا نظر آتے ہیں اور پیر کامل کی رہنمائی کے بغیر وہ توحید کی دولت حاصل نہیں کرسکتے۔ البتہ وہ شرک کی دو قسمیں قرار دیتے ہیں شرک جلی اور شرک خفی' گویا وہ لوگوں کو مشرک کہتے، کافر اور جہنمی نہیں کہتے' بلکہ اس وقت بھی انہیں صرف شرک خفی کے گناہ میں مبتلاء ظاہر کرتے ہیں۔

میاں یزید روشن نے بیان کیا ہے:

اعمال شریعت کی پانچ بنیادیں ہیں' کلمہ شہادت پڑھنا اور کلمہ کے ساتھ سچائی کو ملانا' شریعت کا فعل ہے تسبیح و تہلیل کرنا اور ہمیشہ زبان سے ذکر میں مشغول رہنا اور دل کو وسوسہ سے محفوظ رکھنا طریقت کا فعل ہے۔ ماہ رمضان کا روزہ رکھنا اور اپنے آپ کو کھانے پینے اور جماع سے روک رکھنا شریعت کا فعل ہے اور نفلی روزہ رکھنا اور پیٹ بھر کر نہ کھانا اور کم خوری کی عادت ڈالنا اور جسم کو برائی سے باز رکھنا طریقت کا فعل ہے۔ مال کی زکوۃ دینا اور پیداوار کا دسواں حصہ دینا شریعت کا فعل ہے۔ فقیر اور روزدار کو کھانا کپڑا دینا اور کمزوروں کی دستگیری کرنا طریقت کا فعل ہے اور خلیل اللہ کے گھر کا طواف کرنا اور بغیر برائی اور گناہ اور لڑائی کے رہنا شریعت کا فعل ہے اور دوست کے گھر یعنی دل کا طواف کرنا اور نفس سے جنگ کرنا فرشتوں کی اطاعت کرنا طریقت کا فعل ہے ہمیشہ اللہ تعالی کی یاد میں رہنا اور اپنی تلقین پر یقین کرنا اور ماسوا کا خیال دل سے دور کرنا محبوب کے جمال پر نظر ڈالنا حقیقت کا فعل ہے۔ حق اللہ تعالی کی ذات کو دل کی آنکھ سے دیکھنا اور عقل کے نور سے اس کے آمنے سامنے ہر گھر میں اور ہر سمت دیکھنا اور خدا کی کسی مخلوق کو تکلیف نہ پہنچانا معرفت کا فعل ہے حق اللہ تعالی کو جاننا

اور تسبیح کی آواز سن لینا اور اس کو سمجھنا قربت کا فعل ہے۔ ترک وجوہ اختیار کرنا اور ہر کام پروردگار کی ہستی کے لیے کرنا اور فضولیات سے پرہیز کرنا اور سمجھ کو وصال کے لیے رہبر بنالینا وصلت کا فعل ہے۔ خود کو حق مطلق میں فنا کر دینا اور باقی مطلق ہو جانا اور احد کے ساتھ موحد ہونا اور برائی سے پرہیز کرنا توحید کا فعل ہے۔ خودی مسکن اور ساکن ہونا اور حق مطلق کی صفت اپنا لینا اور اپنی صفت سے احتراز کرنا سکونت کا فعل ہے اور سکونت سے بلند تر کوئی مقام نہیں 51۔

ب۔ تعلیمات

بایزید کی تعلیمات کن اصولوں پر مبنی تھی؟ اسے انہوں نے فارسی زبان میں صراط التوحید میں تفصیلاً بیان کیا، اپنی ان تعلیمات میں انہوں نے بادشاہوں، امیروں اور قوی سرداروں سے خطاب کیا ہے، اور اس کے آغاز میں انہیں تین نصیحتیں کی ہیں:

پہلی نصیحت: عقل کی فضلیت اور خالق کائنات کی قدرت پر غور و فکر کرنے اور معرفت کے حصول میں کوشاں ہونے کے بارے میں ہے۔

دوسری نصیحت: علم باطن کے حصول، ضرورت شیخ، شریعت کے اوامر و نواہی، اور تقوی اور خوف ورجاء سے بہرور ہونے پر زور دیا ہے۔

تیسری نصیحت: وہ یہ ہے کہ کہ صراط مستقیم خود انسان کے قلب اور نفس کے درمیان ہے، چاہیے کہ انسان پہلے تزکیہ نفس کرے، اس کے بعد سچی توبہ اختیار کرے۔ اسی نصحیت میں انہوں نے لوگوں کو اپنے مسلک میں لانے کی بھی تلقین کی ہے اور اپنے ہر مرید کے لیے حسب ذیل مراتب طے کرنے کو ضروری قرار دیا:

۱۔ شریعت: شریعت کے اوامر و نواہی کی پوری پوری تقلید اور قرآنی احکام اور سنت نبوی کی پیروی۔

۲۔ طریقت: شرعی عبادات کے ساتھ ساتھ دوسری عبادتوں کی طرف بھی توجہ دینا، کیونکہ شریعت اور طریقت ایک دوسرے سے لازم ملزوم ہیں۔

۳۔ حقیقت: جو انبیاء علیہم السلام کا شیوہ ہے اور یہ کہ ایک لمحہ کے لیے بھی ذکر خفی، طہارت قلب، اور یاد خدا سے خالی نہ رہا جائے۔

۴ معرفت: جس کی بنیاد و قوت عقل و فکر اور مشاہدہ پر قائم ہے۔

۵۔ قربت: جو بلند مراتب کے طے کرنے اور نفس پر قابو پالنے کا نام ہے۔

۶۔ وصلت: انسان اپنی ہستی کو بھلا کر اپنے اندر صفات الہی پیدا کرے۔

۷۔ وحدت: توحید میں اپنے آپ کو فنا کر کے ذات حق کو دل میں بسا لینا۔

۸۔ سکونت: صحو و تحقیق کی آخری منزل 52۔

علم التوحید: بایزید کی تعلیم کا ایک حصہ البتہ ایسا تھا جسے وہ عام طور پر ظاہر نہیں کرتے تھے جب ایک مرید آکر کافی عرصے تک ریاضت کر لیتا تب کہیں اس پر یہ راز کھولا جاتا اور اسے تاکید کی جاتی کہ اس راز کو کسی نااہل پر ظاہر نہ کرے ان کی اصطلاح میں اس راز کا نام علم التوحید ہے یہ علم التوحید کیا تھا؟ یہ وہی عقیدہ تھا جسے صوفیائے کرام نے وحدت الوجود اور ہمہ اوست کا نام دیا ہے۔

بایزید قرآن اور دوسری کتابوں کی تعلیم کے ساتھ حجرے میں ذکر و مراقبہ میں مشغول رہتے اور لوگوں کو بھی اس کی تعلیم دیتے تھے، قبیلہ برکی کے لوگ، ملا موود اور ملا ارزانی ہندوستان سے آکر مرید ہوئے ملا دود نے مقصود الطالبین لکھی۔ ملا ارزانی شاعر تھے ان کا دیوان افغانی میں ہے اور مراۃ المحققین ان کی تصنیف ہے۔

د۔ بایزید کے صوفیانہ تعلیمات پر اعتراض

بازید اپنے مریدوں کے علاوہ سب کو مشرک و منافق سمجھتے تھے۔ ان کے اپنے لوگ خوابوں کی بناء پر ان کو پیر کامل مان گئے تھے لیکن اس کے ساتھ ساتھ آپ کو مقامی طور پر بہت مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑا، جس میں ان کے والد اور والد کے شاگردوں نے نمایاں حصہ لیا، وہ کہتے تھے کہ ناقص علم کے ساتھ کلام الٰہی کی تفسیر و تاویل کا انہیں کوئی حق نہیں۔ اگرچہ وہ ان کی غیر معمولی ذہانت اور مباحثوں میں زور دار منطق کے معترف و مداح تھے۔ اس طرح وہ ان کے دعوے مہدویت والہام ربانی پر بھی معترض تھے۔۔ حالانکہ بایزید نے خود اس بات کی تردید کی ہے کہ وہ مہدی ہیں اور یہ تردید اس مباحثے کی سرگزشت میں موجود ہے۔ جو ان کے او رکابل کے قاضی خان کے درمیان ہوا تھا53۔ اور دوسرے مسلمانوں کو کافر یا منافق کہنے پر بھی ان کی مذمت کرتے تھے، لیکن وہ ان کے اعتراضوں کا ترکی بہ ترکی جواب دیتے رہے، اگرچہ بعض موقعوں پر ان کا رویہ قدرے مصالحانہ بھی ہو جاتا تھا۔ ان کے مریدوں کی تعداد میں روز افزوں ترقی ہونے لگی اور انہوں نے بعض کو اپنا خلیفہ مقرر کر دیا تاکہ وہ اپنی تعلیمات کو اور زیادہ وسیع کریں۔ وہ جہاں کہیں جاتے وہاں کے مقامی پیروں سے ان کا تصادم ہو جاتا، وہ ہر جگہ اس نئے طریقے کے خلاف عوام کے جذبات ابھارتے رہتے تھے۔

آپ کی مخالفین میں اخوند درویزیہ کا نام نمایاں ہے انہوں نے آپ کے متعلق لکھا ہے کہ ہندوستان میں رہ کر وہاں کے ہندو عقائد کے اثرات کے زیر اثر بازید نے جوگیوں سے تناسخ ارواح (آواگون) اور حلول (اوتار) کے عقائد کو اپنایا تھا54۔ اخوند درویزیہ رحمہ اللہ نے یہ بات خیر البیان کے توسط سے کی ہے جو درست نہیں۔

اور اسی طرح اخوند درروز رحمہ اللہ نے اپنی دوسری تصنیف مخزن الاسلام میں لکھاہے کہ ہندوستان میں وہ ملاسلیمان ملحد کی صحبت میں رہا اس صحبت اور ہم نشینی سے بایزید کے دل میں خیالات فاسد جانشین ہوئے حتی کہ وہاں سے وہ ایک کافر مطلق اور منکر دین برحق ہو کر واپس ہوا55۔

اخون درروزیہ میاں بایزید کے سخت مخالف تھے اور انہوں نے اس کے متعلق جابجا غیظ وغضب او ربرہمی کا اظہار کیا ہے۔ اور اخوند درروزیہ نے میاں کے حالات میں یہ بھی لکھا ہے کہ خود پیر روخان کے مریدوں میں ہندو تھے اور وہ ان کو بزبان ہندوی ذکر کی تعلیم دیتے۔ اور یوں ہندوؤں کے عقیدہ تناسخ کو بایزید نے اپنی تعلیمات کا جزو بنالیا تھا۔ اخوند درویزہ یہ بھی لکھتے ہیں کہ میاں یزید مردوں اور عورتوں کو یکجا بٹھاتے اور سرور رقص اور دستک کا آغاز کرتے شعر پڑھے جاتے اور ذکر ہو تا پس مرداں رابازنان یکامے نشاند سرورد رقص دستک مے درزیدند وسبست مے گفتند وذکرمے گفتندا۔ مردوں اور عورتوں کا اس طرح کا یکجا اجتماع اس براعظم میں کسی اسلامی سلسلے میں پہلے رائج نہ تھا۔ لیکن اس ک ارواج بھی بعض ہندو فرقوں میں عام تھا56۔

ھ۔ مناظرات

بایزدا اور مولانا زکریا57 کے درمیان مناظرہ:

مولانا زکریا نے میاں یزید سے پوچھا کہ تو نے دعوی کیا ہے کہ میں دل کی بات سے باخبر ہوں تو اپنے کو صاحب کشف بھی کہتا ہے۔ لہذا میرے دل کی بات کی خبر دے اور اگر میرے دل کی اطلاع دے دے تو تو بالیقین تیری طرف مائل ہو جاؤں گا۔ اس پر میاں روشن بایزید نے کہا کہ میں صاحب کشف القلوب تو ہوں لیکن تیرے دل میں دل نہیں ہے اور اگر تیرے دل کے اندر دل ہو تا تو میں ضرور اس کی خبر دیتا۔ بعد ازاں زکریا نے کہا کہ پہلے مجھے قتل کر دو' اگر میرے جسم سے دل باہر نکل آئے تو بایزید کو قتل کر دو اور اگر دل نہ نکلے تو اس کو چھوڑ دو۔ میاں یزید نے کہا کہ یہ دل جس کے بارے میں تم کہتے ہو اگر بچھڑا' بکری کا بچہ یا کسی کتے کو ماریں تو اس کے اندر سے بھی نکل آئے گا۔ یہ گوشت کا ٹکڑا نہیں ہے' رسول عربی فرماتے ہیں کہ مومن کا قلب ارض سے زیادہ بڑا اور آسمان سے زیادہ وسیع ہے اور قلوب قلوب کے ساتھ مشاہدہ کیے جاتے ہیں58۔

بعد ازاں علماء نے بایزید سے کہا کہ لوگ تیرے کس قول وعمل پر اعتماد کریں؟ میاں یزید نے جواب دیا کہ تم میں سے ایک شخص اس کے پاس جاکر مرید ہو جائے جو تمہارے نزدیک بہتر اور افضل ہے اور ریاضت کرے۔ اس کے بعد میرے پاس آئے اور میرے اصول کے مطابق عبادت کرے اور ریاضت کرے پھر اگر میرے پاس زیادہ نفع پائے تو میری طرف مائل ہو جائے59۔

قاضی خان کے ساتھ مناظرہ

بایزید کے مریدوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا دیکھ کر مخالفین نے کابل کے حکمران مرزا محمد حکیم کے پاس شکایت کی۔ اس نے حاکم پشاور کو حکم دیا کہ انہیں گرفتار کرکے کابل بھیج دو۔ جب یہ وہاں پہنچے تو انہیں قاضی خان، قاضی کابل کے پاس مذاکرہ کے لیے بھیجا۔

قاضی خان نے بایزید سے پوچھا: لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ تم اپنے آپ کو مہدی کہتے ہو"۔ بایزید نے کہا: میں مہدی نہیں بلکہ ہادی ہوں اور گمراہوں کو راہ راست کی طرف ہدایت کرتا ہوں۔

دوسرا اعتراض تھا: " تم کہتے ہو مجھ پر وحی آتی ہے"۔ بایزید نے جواب دیا: " مجھ پر وحی نہیں آتی بلکہ الہام ہوتا ہے"۔

قاضی نے پوچھا: "ندائے رحمانی وشیطانی میں کیسے تمیز کرتے ہو"۔ بایزید نے جواب دیا: " جو الہام قرآنی آیت وحدیث کے مطابق ہو۔ صرف وہ قابل قبول ہے"۔

قاضی نے پوچھا: " کس خاندان کے توسط سے تم نے یہ علم حاصل کیا ہے؟"۔ بایزید نے جواب دیا کہ ہمارا طریقہ اویسیہ ہے اور حضرت رسالت پناہ کے طفیل بے واسطہ خدائے تعالی نے مجھے علم لدنی سے بہرمند کیا "۔ قاضی اور حاضرین جوابات سے مطمئن ہوگئے۔

یہ تفصیلات حکیم مرزا کی مجلس میں بیان کیے تو مخالفین نے مرزیا حکیم سے کہا کہ بایزید سے کچھ پوچھا جائے تو میرزا حکیم نے کہا کہ تمہیں افغانوں میں نہیں رہنا چاہیے' بایزید نے جواب دیا کہ جاہلوں اور گمراہوں کی رہنمائی کے لیے ان میں کام کرنا چاہتا ہوں۔ آخر میرزا ان کی باتوں سے مطمئن ہوا اور ان کو اسپ وخلعت دے کر رخصت کیا60۔

۳۔ تحریک روشنیہ

تحریک روشنیہ کے بانی ہی بایزید ہیں بابزید کا پہلا بڑا مرکز کانی گرام جنوبی وزیرستان تھا۔ ان کے شاگردوں میں سے ملا ارزانی' ملا عمر' ملا علی محمد مخلص (قوم خویشگی)' ملا پاینده' ملا دولت اکوزئی اور ملا دولت مہمندزئی نے اس تحریک کو استوار بنانے میں بایزید کا ساتھ دیا۔ کانی گرام کے بعد اس تحریک کا مرکز لازہیر بنا جو اس وقت ضلع مردان کا ایک حصہ ہے۔

آپ کی تحریک روشنائی مذہب کے روپ میں ایک ملی تحریک تھی۔ اس تحریک کے پرچم تلے تمام پٹھان بلا امتیاز قبیلہ وخاندان جمع ہوگئے۔ آفریدی' مہمند خیل' اورک زئی' بنگش اور یوسف زئی سب نے متحد

ہو کر آپ کی قیادت کو قبول کیا۔ اس تحریک کے ذریعہ آپ پٹھانوں میں تزکیہ نفس، حسن اخلاق، بلندی سیرت و کردار، تفکر و تعقل اور حصول علم کے جذبات کو ابھارنا چاہتے تھے۔ یہ بھی خیال کیا جاتا ہے کہ بازید اس تحریک کے ذریعہ سے پٹھانوں میں تنظیم پیدا کر کے افغانوں کی ایک داخلی اور قومی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے اور مغل جو ہندوستان میں غلبہ پا چکے تھے، ان کی غلامی سے اپنے علاقے کو آزاد رکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ بایزید نے کئی جنگیں لڑی مثلاً:

جنگ اشنغر: کابل کے مغل صوبہ دار محسن خان نے حضرت سید علی ترمذی (پیر بابا) (م۹۹۱ھ) اور اخوند درویہ کی مدد سے ان پر لشکر کشی کی ۹۷۰ھ تا ۹۸۰ھ تک تپۂ اشنغر میں لڑائیوں کا سلسلہ جاری رہا یہاں تک کہ آخری جنگ میں بایزید گرفتار ہوئے اور انہیں کابل کے قید خانے میں ڈال دیا گیا61۔

جنگ تیراہ: بایزید قید ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گزرا تھا کہ اپنے روحانی عقیدت مندوں کی مدد سے وہاں سے رہائی پانے میں کامیاب ہو گئے۔ اور ننگرہار ور تیراہ چلے آئے۔ یہاں پر انہوں نے اپنی حکومت اور طریقت کی بنیاد رکھی۔ اور ۹۹۰ھ کے قریب تمام ادرک زئی اور آفریدی قبائل میں ان کا سیاسی اور جنگی اقتدار قائم ہو گیا۔ مغلوں کے لشکر کابل اور پشاور سے چل کر موضع تیراہ کے مقام پر ان کے سامنے صف آرا ہوئے۔ اس جنگ میں مغلیہ فوج کو شکست ہوئی اور ان کے ۲۲۰ افراد مارے گئے۔ اس طرح بایزید نے سرزمین تیراہ کو تمام مخالفوں سے پاک کر کر دیا62۔

جنگ توررا غہ: اس کے بعد جب بایزید نے تیراہ میں کافی لشکر منظم کر لیا تو انہیں لے کر اس نے ننگرہار کی طرف سے کابل کے مغل صوبہ دار محسن خان پر حملہ کریا۔ مغلیہ فوجیں دریائے کابل اور سرخ رود کے کناروں میں مخالف لشکر کا منتظر بیٹھی تھیں۔ بایزید کے لشکر نے بڑو کے مقام پر ڈیرے ڈال دیے شنواری علاقہ میں توررا غہ کے مقام پر فریقین میں خونریز جنگ ہوئی63۔

بایزید کی وفات اور مدفن: بازید کی وفات کے ضمن میں دو اقوال ہیں ایک قول جو اخوند درویزیہ کی کتاب تذکرۃ الابرار والاشرار میں درج ہے یہ ہے کہ بایزید توراغہ کی جنگ میں توررا غہ مین محسن خان کے لشکر کے ہاتھوں مارے گئے اور انہیں اشنغر میں دفن کیا گیا64۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ توراغہ کی شکست کے بعد عین اس عالم میں جب گرمی اپنے جوبن پر تھی بایزید اشنغر کی طرف روانہ ہوئے لیکن تمازت آفتاب، پیاس کی شدت اور سفر کی سختیوں کی تاب نہ لا کر تبۂ اشنغر کے مقام کالا پانی میں انتقال کر گئے اور وہیں دفن ہوئے۔ لیکن کچھ مدت کے بعد ان کی اولاد نے ان کے تابوت کو

وہاں سے نکال کر وزیرستان پہنچادیا اور دوبارہ وہاں دفن کیا۔ اور صحیح روایت کے مطابق وفات کے وقت آپکی عمر ۶۱ برس تھی یعنی ۹۹۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی65۔

بایزید کے بعد تحریک روشنیہ

ان کی وفات کے بعد روشنائی تحریک باقاعدہ ایک سیاسی تحریک ہوگئی۔ بایزید کے سات بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔ بیٹوں میں عمر شیخ، کمال الدین، نور الدین، اور جلال الدین تھے اور اس کی بیٹی کا نام کمال خاتون تھا۔ دبستان کے مؤلف نے لکھاہے کہ بایزید کے بعد جلال الدین نے خلافت اور برتری حاصل کی۔ وہ میاں بایزید کی تعلیمات سے ذرا بھی تجاوز نہ کرتا تھا اور عادل اور منتظم تھا، اس نے جدوجہد کے لیے کمر باندھی۔ مغل شہنشاہ جلال الدین اکبر سے کئی سخت لڑائیاں لڑیں۔ بایزید کی اولاد میں جلال الدین، عمر شیخ واحداد، عبد القادر، اللہ داد اور کریم داد قریباً ایک صدی تک تیراہ اور پختونخواہ کے پہاڑوں سے لے کر کابل غزنی تک کے علاقے میں تحریک روشنیہ کے علمبردار رہے66۔

میاں جلال الدین کے بعد مسند خلافت پر شیخ عمر کا بیٹا احداد بیٹھا لیکن ۱۰۳۵ھ لیکن وہ جہانگیری لشکر کے ہاتھوں ماراگیا۔ اس کا جانشین اس کا بیٹا عبد القادر تھا، جسے شہجہاں کے زمانے میں اعلی منصب مل گیا اور وہ امرائے شاہی میں داخل ہوا۔ میاں جلال الدین کے بیٹے اللہ داد خان کو رشید خان کا خطاب اور چار ہزاری عہدہ ملا اور اس طرح روشنیہ اور مغل حکام کی کشمکش ختم ہوئی67۔

فرقہ روشنیہ اور مغلوں کی کشمکش کا اتار چڑھاؤ تو ہوتا رہا لیکن اس فرقے کے زوال کا اصل سبب وہ مسلسل مخالفت تھی جو ان کے عقائد وخیالات کی ان کے اپنے علاقے میں ہوئی۔ سرحد میں اس وقت کئی فاضل علماء ایسے تھے جو جانتے تھے کہ میاں بایزید کی قرآن وحدیث کی ترجمانی صحیح نہیں۔ انہوں نے میاں بایزید کی سخت مخالف کی۔ تاہم یہ واضح رہے کہ آپ کے پیروکاروں میں اکثریت علماء کی بھی تھی۔

تصانیفِ بایزید

بایزید نے عربی، فارسی، پشتو اور ہندی میں کتابیں لکھیں جو ادب وسلوک کے میدان میں کافی اہمیت کی حامل ہیں۔ ان کی تصانیف درج ذیل ہیں:

۱۔ رسم الخط پشتو: عبد الشکور کے مطابق بایزید نے پشتو کے مخصوص رسم الخط کو رواج دینے کے لیے لکھی۔

۲۔ صراط التوحید: فارسی زبان میں تحریر کی ہے، یہ رسالہ صراط التوحید میں انہوں نے سلاطین اور امراء کو مخاطب کرتے ہوئے اپنے عقائد کو شرح وبسط اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے تاکہ اس کے پڑھنے سے قارئین

بخوبی اندازہ لگا سکیں کہ بایزید کس پایہ کا انسان تھا اور ان کے مخالفین ان کو بدنام کرنے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔

۳۔ حالنامہ: بازید کی خود نوشت سوانح حیات ہے۔ جو پشتو زبان میں ہے۔ جس میں بازید انصاری کے عقائد کو پرکھا جاسکتا ہے۔

۴۔ مقصود المؤمنین: یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور اس پر پروفیسر ڈاکٹر میر ولی خان مسعود نے تحقیق کرکے پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی تھی۔ یہ کتاب مجمع بحوث اسلامیہ اسلام آباد نے ۱۹۷۰ میں شائع کی ہے۔

خیر البیان: بازید کی اہم ترین تصنیف ہے اس کا واحد نسخہ برلن میں موجود ہے جس کا روٹو گراف مولانا عبد القادر مرحوم نے پشتو اکیڈمی پشاور کے لیے منگوایا تھا۔ یہ کتاب چار زبانوں عربی' فارسی' پشتو اور ہندی میں لکھی گئی تھی۔ اس میں بایزید کی جملہ تعلیمات (متصوفانہ' اخلاقی اور دینی) ملتی ہیں۔ بازید کا دعوی ہے کہ یہ کتاب الہام کے زیر اثر لکھی گئی۔

مطالعہ تحقیق کا نتیجہ

ا۔ بایزید ایک مبلغ اور مصلحِ اخلاق تھے انہوں نے فکر و تدبر اور ریاضت و مجاہدہ سے اپنی شخصیت کی تکمیل کی اور پھر اپنے علم و تجربے سے دوسروں کو بھی مستفید کیا۔ وہ قرآن وحدیث کے مطالب صحیح معنوں میں لوگوں تک پہنچانا چاہتے تھے۔ انہوں نے دل و دماغ کی اصلاح وتربیت کے لیے جو مخفی طریقہ اختیار کیا تھا انہوں نے اپنی تصنیف میں کہیں بیان نہیں کیا۔ البتہ خلوت میں ذکر خفی اور اسم اعظم کا وظیفہ بتا کر روحانی مدارج سے آشنا کرانا ان کی کتابوں میں بیان ہوا ہے۔ بعض فہمیدہ اور صاحب استعداد مریدوں نے ان کی تقلید میں ان کے بتائے ہوئے علم التوحید کو سمجھا اور پھر دوسروں کو بھی سمجھایا ہوگا' عوام تو محض پیر یا رہنما سمجھ کر ان کے گرویدہ ہوگئے ہوں گے اور ان کے مخالفین نے پیر روشن سے نسبت کی وجہ سے ان کو روشنی کہنا شروع کردیا ہوگا۔ وگرنہ بایزید کسی فلسفہ یا نظریہ کے مبلغ نہیں تھے۔

۲۔ بایزید کے تقریباً وہی عقائد تھے جو اہل سنت وجماعت کے ہیں وہ اکثر اپنے مباحث میں قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ بایزید قرآن وحدیث کے معانی ایسے بیان کرتے کہ لوگ حیران رہ جاتے ان کا یہ کام بے حکمت نہیں ہے۔ بایزید نے کچھ زیادہ تعلیم حاصل نہیں کی اور نہ ہی کہیں باہر سے سیکھا تھا۔ ان عام دینی عقائد کے علاوہ جن مخصوص افکار کو انہوں نے عام کیا وہ ان کی چاروں کتابوں یعنی حالنامہ' صراط التوحید' خیر التوحید' اور مقصود المؤمنین میں تشریح و توضیح سے بیان ہوچکے ہیں۔

۳۔ بایزید کے معاصر علماء سید علی ترمذی (مشہور بہ پیر بابا) ولد سید قنبر علی نے جو امیر تیمور گ,رکان کے رشتہ داروں میں سے تھے مغلوں کی طرف داری میں بایزید کی مخالفت شروع کی تھی' پیر بابا کی روحانی سرگرمیوں کا مرکز بنیر تھا۔ پیر بابا کے مریدوں میں حضرت اخوند درویزہ رحمتہ اللہ خاص شہرت رکھتے ہیں حضرت اخوند درویزہ بڑے عالم' فاضل اور پشتو اور فارسی کے بلند پایہ مصنف ہونے کے باوجود پشاور کے علاقہ میں روحانی اثر ورسوخ کے مالک تھے۔ ان کا شمار بایزید انصاری کے شدید ترین مخالفین میں ہوتا ہے کہ انہوں نے اِنہیں بے دین اور ملحد تک لکھا اور لوگوں کو ان کی پیروی سے باز رہنے کی تلقین کی' ہو سکتا ہے ان کو بایزید کی تعلیمات میں کوئی ایسا ادراک ہوا ہو۔ تاہم ان کے تالیفات میں اور تاریخی روایات میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی۔

۴۔ ابتداء میں بایزید ایک بہت ہی مذہبی شخص تھا اور اس کی تحریک کا مقصد معاشرے میں مذہبی اور معاشرتی اصلاحات تھا' لیکن جب آس پاس کے علاقے میں ان کا اثر ورسوخ پھیل گیا اور متعدد افراد نے ان پر یقین کرنا شروع کیا تو ان کی نقل و حرکت کی نوعیت سیاسی شکل اختیار کر گئی۔

۵۔۔ بنیادی طور پر بایزید کی تعلیمات اس وقت کے مروجہ صوفی فکر سے الگ ضرور تھیں تاہم بازید شریعت کی پابندی کرنے پر بہت زیادہ زور دیتے اور شرعی احکام کی پابندی کو طریقت کے لیے زینہ ٹھہراتے۔ البتہ وہ اپنے آپ کو پیر کامل اور دسروں کو ناقص کہتے اور اس بات پر خاص طور سے زور دیتے کہ جس طرح علوم ظاہری بغیر کسی رہنمائی کے نہیں سیکھے جاسکتے اسی طرح باطنی علوم کو بھی پیر کامل کے بغیر نہیں پایا جاسکتا۔

References

[1] Bayazid *Ansari*, *Sirat*-al-*Tawhid , Idara ishaat sirhad, Peshawar 1952 pp Ḥ*

[2] *Oriental College Magazine*. February 1955, Article of Muhammad Jahngir p 321

[3] Samsam ud Daula Shah Nawaz Khan Ma'athir al-*Umara*, *Maasir* al-*Umara*, *corrected by Mulvie Abdur Rahim, Kolkata, 1818, Vol 2, p243*

[4] Bayazid *Ansari*, *Sirat*-al-*Tawhid, p H'*

[5] Mehsud is a town in Waziristan, at an altitude of about 7,000 feet.

[6] Bāyazīd *Ansari*, *Sirat*-al-*Tawhid, p H'*

[7] Mīr Du'l-feqār Ardestānī. *Dabestān-e Mazāheb, Urdu Translation by Rashid Ahmad Jalandarhi, Idara Idara*-e-*Saqafat-e-Islamia*, *Culb Road, Lahore, 2002, P 312*

[8] Bāyazīd *Ansari, Sirat*-al-*Tawhid, p 312*

[9] Bāyazīd *Ansari, Sirat*-al-*Tawhid, p 312*

[10] *Tazkira* tul-*Abrar* val-Ashrar, *Akhund Darweza Baba, Katib Abdul Samad, p 137*

[11] Wali Khan Mashud, Roushniyya Movement: Bayazid life and Teaching ,*Islamic Studies* vol.9 (Islamabad: Islamic Research Institute, IIUI, 1970),318

[12] Mukhlis, Ali Muhammad, *Hālnāmá Bāyazīd, acadmi uloom, Afġānistān, p 32*

[13] Mukhlis, Ali Muhammad, *Hālnāmá Bāyazīd, acadmi uloom, Afġānistān, p 32*

[14] Sheikh Muhammad Ikram, *Rood-e-Kausar, Maktaba Jadeed Press, Lahore, 1977, p 44*

[15] Sheikh Muhammad Ikram, *Rood-e-Kausar, Maktaba Jadeed Press, Lahore, 1977, p 44*

[16] Wali Khan Mashud, Roushniyya Movement,318

[17] *Dabestān-e Mazāheb, P 312*

[18] *Hālnāmá p 43*

[19] *Hālnāmá p 46*

[20] *Mir Wali Khan* Mahsud, *Maqsood-ul-Momineen, Majma ul Bahoos al islamia, Islamabd, Pahkistan, 1976, p 9*

[21] *Mir Wali Khan* Mahsud, *Maqsood-ul-Momineen, Majma ul Bahoos al islamia, Islamabd, Pahkistan, 1976, p 45*

[22] *Rood-e-Kausar p 44*

[23] *Maqsood-ul-Momineen p 9*

[24] *Tazkira* tul-*Abrar* val-Ashrar p 82

[25] Zahuruddin Ahmad. *Pakistan* Mein *Farsi Adab, Lahore , vol 1 p 562*

[26] *Hālnāmá p 46*

[27] Tazkirat al-*Awliya Sirhad*, p 120

[28] *Sirat* at-*Tawhid p Ъ*

[29] *Maqsood-ul-Momineen p 11*

[30] *Sirat* at-*Tawhid p 1*

[31] *Sirat* at-*Tawhid p 1*

[32] *Sirat* at-*Tawhid p 48*

[33] *Hālnāmá p 36*

[34] *Sirat* at-*Tawhid p 7*

[35] *Hālnāmá p 20*

[36] Al Qur'an 31: 15

[37] *Hālnāmá p 38*

[38] *Tazkira* tul-*Abrar* val-Ashrar p 136

[39] *Hālnāmá p 30*

[40] Ibid p 41

[41] Ibid p 42

[42] *Dabestān-e Mazāheb, P m 313*
[43] *Hālnāmá p 42*
[44] *Hālnāmá p 313*
[45] *Maqsood-ul-Momineen p 21*
[46] *Hālnāmá p 235*
[47] *Sirat* at-*Tawhid p 18*
[48] *Dabestān-e Mazāheb, P 314*
[49] *Sirat* at-*Tawhid p 9 ,*
[50] *Sirat* at-*Tawhid p 9 ,*
[51] *Hālnāmá p 321*
[52] *Sirat* at-*Tawhid p 5*
[53] *Maqsood-ul-Momineen p 13*
[54] *Tazkira* tul-*Abrar* val-Ashrar p p 137
[55] Akhund Darviza , Makhzan Islam, p 123
[56] *Tazkira* tul-*Abrar* val-Ashrar p 138
[57] *Bazid Ansari's contemporaries were great scholars of Kani Gram*
[58] *Dabestān-e Mazāheb p 314*
[59] *Dabestān-e Mazāheb p 314*
[60] *Rood-e-Kausar p 47*
[61] *Tazkira* tul-*Abrar* val-Ashrar p 137
[62] *Tazkira* tul-*Abrar* val-Ashrar p 137
[63] *Tazkira* tul-*Abrar* val-Ashrar p 146
[64] *Tazkira* tul-*Abrar* val-Ashrar p 140
65 This was written by Abdul Shakur in the case of Sirat al-Tawhid
66 Rood-e-Kausar p 46
67 Rood-e-Kausar p 46